قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابوسعید

Online Edition

بدھ 28 جولائی 2021ء | 17 ذوالحج 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ: 177

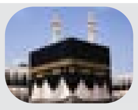

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾

(ھود:4)

ترجمہ: اور یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو، پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہترین معیشت عطا کرے گا۔ اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایانِ شان فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً مَیں تمہارے بارے میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اور یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو، پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہترین معیشت عطا کرے گا۔ اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایانِ شان فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً مَیں تمہارے بارے میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تو دیکھیں فرمایا کہ استغفار کرو اور جو استغفار نیک نیتی سے کی جائے، جو توبہ اس کے حضور جھکتے ہوئے کی جائے کہ اے اللہ! یہ دنیاوی گند، یہ معاشرے کے گند، ہر کونے پر پڑے ہیں۔ اگر تیرا فضل نہ ہو، اگر تو نے مجھے مغفرت کی چادر میں نہ ڈھانپا تو مَیں بھی ان میں گر جاؤں گا۔ مَیں اس گند میں گرنا نہیں چاہتا۔ میری پچھلی غلطیاں، کوتاہیاں معاف فرما، آئندہ کے لئے میری توبہ قبول فرما۔ تو جب اس طرح استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرتے ہوئے، توبہ قبول کرتے ہوئے، اپنی چادر میں ڈھانپ لے گا۔ اور پھر اپنی جناب سے اپنی نعمتوں سے حصہ بھی دے گا۔ دنیا سمجھتی ہے کہ دنیا کے گند میں ہی پڑ کر یہ دنیاوی چیزیں ملتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو توبہ کرنے والے ہیں، جو استغفار کرنے والے ہیں، ان کو مَیں ہمیشہ کے لئے دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازتا رہوں گا۔ اُن کی زندگی میں بھی ان کے لئے اس دنیا کے دنیاوی سامان ہوں گے اور ان پر فضلوں کی بارش ہو گی۔ اور اُن کے یہ استغفار اور اُن کے نیک عمل آئندہ زندگی میں بھی اُن کے کام آئیں گے۔ اور یہی استغفار ہے جس سے شیطان کے تمام حربے فنا ہو جائیں گے۔

استغفار کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

جب اپنا سُر پاتال ہوا (منظوم)

احکام خداوندی

سکینڈے نیویا میں عیسائیت اور فن لینڈ پر صلیبی حملے

الباٹروس Albatross

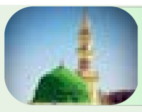

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ کی توبہ پر خوشی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات باب التوبہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

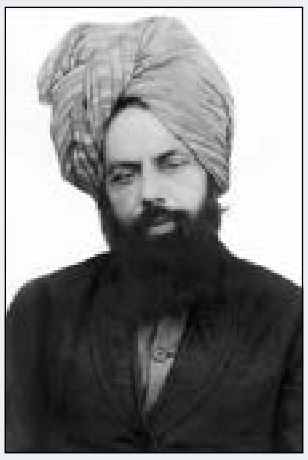

توبہ کی شرائط

’’یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ **توبہ کے تین شرائط** ہیں۔ بدوں اُن کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النّصوح کہتے ہیں، حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہر سہ شرائط میں سے **پہلی شرط** جسے عربی زبان میں اِقلاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو اِن خصائل ردیّہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوّری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ اُن خیالات فاسدہ و تصوّراتِ بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہے تو اُسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے۔ اور اس کی تمام خصائل رزیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے تصوّرات کا اثر بہت زبردست اثر ہے......پس جو خیالات بدلذات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط نَدَم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے۔ مگر بدبخت انسان اس کو معطّل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذّات عارضی اور چند روزہ ہیں۔ اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذّت اور حظّ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے۔ آخر ان سب لذّاتِ دنیا کو چھوڑنا ہو گا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذّات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے۔ اور جس میں اوّل اِقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالاتِ فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمّم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے۔ اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے جیسے فرمایا اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرہ: 166)

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 87 تا 88 ایڈیشن 1988ء)

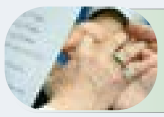

دربارِ خلافت

اعلیٰ قسم کی نیکی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بِرّاعلیٰ قسم کی نیکی کو بھی کہتے ہیں اور بِرّ کامل نیکی کو بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ترجمہ میں بتایا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہتا ہے نیکیوں کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے جو اُس کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے ہوں۔ قرآنِ کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے مختلف رنگ میں، مختلف نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اُن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کے خرچ کو بھی اور اپنی مختلف صلاحیتوں کے خرچ کو بھی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت میں بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ اور فرمایا کہ جس مال یا چیز سے تمہیں محبت ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تب یہ بڑی نیکی ہو گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر اُس نیکی کا بدلہ دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی جاتی ہے لیکن بہترین جزا اُس وقت ملتی ہے جب بہترین چیز اُس کی راہ میں قربان کی جائے۔ یا خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ پسند ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کے حصول کے لئے وہ اپنی پسندیدہ ترین اور محبوب ترین چیز بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے سے گریز نہیں کرتا۔

پس سچے ایمان، سچی نیکی اور قربانی کے اعلیٰ معیار کا اُس وقت پتہ چلتا ہے جب اُس چیز کو قربان کیا جائے جو اُسے سب سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ ایمان کی مضبوطی اور سلامتی کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی کے لئے مومن تیار رہتا ہے اور ایک حقیقی مومن کو (تیار) رہنا چاہئے۔ نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے بھی ہر وقت ایک حقیقی مومن بے چین رہتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں اپنا سب سے پسندیدہ مال جو بئرِ روحا کے نام سے جانا جاتا تھا، وہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر اُس کو فرمایا کہ اس کو تم نے کس طرح خرچ کرنا ہے۔

(بخاری۔کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر حتی … حدیث نمبر4554)

بہر حال صحابہ ہر وقت اس تڑپ میں رہتے تھے کہ کب کوئی نیکی کا حکم ملے اور ہم اسے بجالانے کے لئے ایمان، اخلاص، وفا اور قربانی کا اظہار کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو انتہائی قابلِ رشک فرمایا ہے۔ اور یہ معیار حاصل کرنے والے ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بے شمار نظر آتے ہیں جو سرّاً بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور اعلانیہ بھی۔ چھپ کر بھی کرتے تھے اور ظاہری طور پر بھی کرتے تھے تا کہ وہ معیار حاصل کریں جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے چاہتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 6/ جنوری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے بن خود خدا اکیلا تھا
تیرے آنے سے اس کا پیار آیا

ساری دنیا تھی امن سے خالی
پھر محبت کا شہسوار آیا

سارے نبیوں کے حسن کا پرتو
کل جہانوں کا تاجدار آیا

تیرا فیض رواں ازل تا ابد
لے کے رحمت وہ بے شمار آیا

جو بھی ایک بار اس کے در پہ گیا
عاقبت اپنی وہ سنوار آیا

دو جہانوں میں خوش نصیب وہی
جو مدینہ میں بار بار آیا

ہم فقیروں پہ اسکی نظر کرم
خشک پیڑوں پہ برگ و بار آیا

اس کی مدح سرائی کا اعجاز
جامِ کوثر کا ہے خمار آیا

خاتَم الانبیاء کی نعت کہی
مجھ گناہ گار کو قرار آیا

ہم غلامِ غلامِ احمد ہیں
اپنے ہر شعر پر نکھار آیا

(محمد امجد خان۔سڈنی)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَأَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ عَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

(سنن ابوداؤد۔کِتَابُ تَفْرِیْعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاۃِ بَابُ فِی الدُّعَاءِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حدیث:878)

ترجمہ : اے اللہ ! میرے سب ہی گناہ معاف فر دے ، چھوٹے بڑے ، پہلے پچھلے اور جو ظاہر یا چھپے ہوئے ہیں ۔

یہ سید ومولیٰ ،مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سجدہ کی دعا ہے۔

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَأَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

ابن سرح نے مزید یہ الفاظ بھی بیان کیے:

عَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

”اے اللہ ! میرے سب ہی گناہ معاف فرمادے ، چھوٹے بڑے ، پہلے پچھلے اور جو ظاہر یا چھپے ہوئے ہیں ۔“

مرسلہ: مریم رحمٰن

احکام خداوندی

قسط اوّل

(ادارتی نوٹ)

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ویسٹ بینک جماعت کے احباب و خواتین کی جو آن لائن ملاقات ہوئی وہ مؤرخہ 18جون 2021ءکو ایم ٹی اے پر نشر ہوئی۔ جس میں ایک خاتون نے سوال کیا: انسان کو کیسے علم ہو کہ اُس نے ایک روحانی درجے سے اگلے درجے تک ترقی کرلی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

”انسان کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ میرا مقصد اور میرا کام صرف یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُس کے احکامات پر عمل کرنا ہے اور اس کے بے شمار احکامات ہیں۔ایک درجے کا آپ کو کس طرح پتہ چل سکتا ہے؟ پہلے قرآن کریم سے تلاش کریں۔ قرآن کریم کے 700 حکم ہیں یا بعض جگہ پر 1200 بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ تو کیا ان 700 یا 1200 حکموں پر عمل کرلیا ہے؟ کیا ان کی تلاش کرلی ہے؟ جب ان حکموں کی تلاش کرلی ہے اوران پر عمل کرلیا ہے تو پھر اگلی بات آپ کریں کہ کیا اب میں کوئی اور درجہ دیکھوں گا تو پھر خدا تعالیٰ خود وہ درجہ عطا فرماتا ہے۔ انسان کی کوششوں سے عطا نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے ایک مومن کا کام یہ ہے کہ۔۔۔۔اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور کے اس اہم ارشاد کے پیش نظر قارئین الفضل کے لئے احکام قرآن کے سلسلہ کا آغاز بغرض یاد دہانی کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اس مائدہ کو قارئین کے استفادہ کے لئے مکرمہ قدسیہ نور والا ناروے کمپوز کر رہی ہیں۔

فجزاھا اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

”جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ

خدا کی وحدانیت

وَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۟ کُلُّ شَیۡءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجۡہَہٗ ؕ لَہُ الۡحُکۡمُ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ۔

(القصص:89)

اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اسکے جلوے کے۔ اُسی کی حکومت ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

- قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

(الاخلاص:2)

تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔

- فَاعۡلَمۡ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

(محمد:20)

پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

آسمانوں اور زمین کا خدا ایک ہے

- وَ ھُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰہٌ ؕ وَ ھُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ۔

(الزخرف:85)

اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

تین خدا مت کہو

- وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اِلٰـہَیۡنِ اثۡنَیۡنِ ۚ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارۡھَبُوۡنِ۔

(النحل :52)

اور اللہ نے کہا کہ دو دو معبود مت پکڑ بیٹھو۔ یقیناً وہ ایک ہی معبود ہے۔ پس صرف مجھ سے ہی ڈرو۔

- وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَۃٌ ؕ اِنۡتَھُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔

(النساء:172)

اور تین مت کہو۔ باز آؤ کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ یقیناً اللہ ہی واحد معبود ہے۔

شرک کو مٹا ڈالنا

- وَالرُّجۡزَ فَاھۡجُرۡ

(المدثر:6)

اور شرک کو مٹا ڈال۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیۃً الگ رہ۔ (حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ)

(نوٹ: اور یوں یہ آیت دو حکم اپنے اندر لئے ہوئے ہے)

اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت

- فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا وَّ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔

(البقرہ:23)

پس جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے شریک نہ بناؤ۔

- وَلَا تَجۡعَلُوۡا مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ۔

(الذاریات:52)

اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ۔

- وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا۔

(النساء:37)

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ۔

- لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

(الانعام:164)

اسکا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اوّل ہوں۔

(700احکام خداوندی از حنیف احمد محمود)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

فضل اور قُرب کی چادر میں لپٹنے کی دُعا مانگی جائے۔ جب انسان اس طرح دعا مانگ رہا ہو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دُعا نہ سنے اور انسان کی دنیا و آخرت نہ سنورے۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن :61) کہ اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے، وہ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ مجھ سے دعا مانگے۔ خود فرماتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو مَیں دعا قبول کروں گا۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ کب میرا بندہ مجھ سے استغفار کرے، کب وہ سچے طور پر توبہ کرتے ہوئے میری طرف رجوع کرے اور مَیں اس کی دُعا سنوں۔ حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے۔“

(صحیح بخاری ۔ کتاب الدعوات باب التوبہ)

تو دیکھیں اللہ تعالیٰ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ توبہ کرے، استغفار کرے اور مَیں اس کے گزشتہ گناہ بخشوں اور آئندہ سے اسے اپنی چادر میں ڈھانپ لوں تا کہ وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہو۔ ورنہ اگر ایک دفعہ استغفار کی، دوبارہ گند میں پڑ گئے اور موت اس صورت میں آئی کہ شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو تو پھر اس دن سے بھی ڈرو جس میں گناہوں میں گرفتار لوگوں کے لئے عذاب بھی بہت بڑا ہو گا۔

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے مستقل خدا کے سامنے جھکا رہے۔ اور جب اِس طرح عمل ہو رہے ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں لے لے گا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائے تو اسے جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا شیطان کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اب اس سے وہی عمل سرزد ہو رہے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے عمل ہوں گے۔ وہ تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں روک ہیں۔ پس ہر احمدی ہر وقت سچے دل سے استغفار کرتے ہوئے، توبہ کرتے ہوئے، خدا تعالیٰ کے حضور جھکے تا کہ اس کا پیار حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کو اپنا پیار اور قرب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے بلکہ بے چین رہتا ہے۔ بلکہ بندے کی اس بارے میں ذرا سی کوشش کو بے حد نوازتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 20/ مئی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

طاہر احمد۔ فن لینڈ

سکینڈے نیوین ممالک پر صلیبی حملے

موجودہ دور میں اسلام پر جبر اور دھوکہ کا الزام انتہائی شدّ و مدّ سے لگتا رہتا ہے، کبھی دنیا میں اسلام کے پھیلاؤ کو تلوار اور زبردستی کے نفاذ سے جوڑا جاتا ہے تو کبھی شدّت پسند کارروائیوں کو اسلام کی تعلیم سے جوڑا جاتا ہے، کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام دھوکہ دہی اور سیاست سے پھیلا، کبھی نبی پاک ﷺ کی توہین پر دنیا کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر ان کے ردّ عمل پر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ یہ الزام زیادہ تر یا تو لامذہب لوگوں اور قوموں کی طرف سے لگایا جاتا ہے اور یا پھر ایسے لوگوں کی طرف سے جو عیسائیت کو بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں۔

فن لینڈ اور سکینڈے نیوین ممالک میں تبلیغی سٹالز پر یا ویسے ہی لوگوں کے ساتھ جب کبھی بھی گفتگو کا موقع ملا ہے تو احساس ہوا ہے کہ ان لوگوں کو اپنی صحیح تاریخ کا پتا نہیں ہے، تاریخ سے صحیح واقفیت کی بہت ضرورت ہے اور گفتگو میں ایسے لوگوں کے الزامات کے جوابات میں ان کی اپنی ملکی و مذہبی تاریخ کے ریفرینسز سے ان کے بہت سے اعتراضات اٹھنے سے پہلے ہی ختم کئے جاسکتے ہیں۔

کیونکہ اِن تمام اعتراضات بلکہ توہین آمیز بیانات و خاکوں کی اشاعت اور قرآن شریف کے جلانے جیسے واقعات میں یہ نارڈک ممالک پوری دُنیا سے زیادہ آگے اور متحرک نظر آتے ہیں۔ اس لیے میں پہلے حصہ میں یہ بیان کروں گا کہ نارڈک ممالک میں عیسائیت پھیلی کیسے اور کیا یہ خود کیا کسی مذہبی تعلیم سے متاثر ہو کر عیسائی ہوئے تھے اور ایسی کیا وجہ ہے کہ اب یہ مذہب سے دور جا چکے ہیں؟ جبکہ دوسرے حصہ میں یہ بیان کروں گا کہ کون ناکام ہوا ہے اسلام جو پیار و امن و کردار سے پھیلا ہے یا کہ یہ عیسائیت؟ اور کون ہے جو کہ پھر سے خون اور سیاست کی تاریخ ابھار رہا ہے؟

اسلام کے تبلیغ اور حسن کردار اور تعلیم کی وجہ سے پھیلنے کو تو اتنی دفعہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت بیان کر چکے ہیں کہ شاید بچے بچے کو ان دلائل کا علم ہو گا اس لئے خاکسار اس پہلو کو سر دست چھوڑتا ہے۔ صرف فیصلہ کی خاطر اور فطرت کے منطقی نقطہ بتانے کی خاطر کہ جس سے الزام کی بیخ کنی ہو جاتی ہے نیز جس سے الزام لگانے والوں کے اپنے مذہب کی بھی حقیقت کھل کے سامنے آجاتی ہے، میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس درج کرتا ہوں۔

’’اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمانداروں کی طرح صدق دکھلا سکتے۔‘‘ (اگر جبر میں ہو تو دل سے سچائی نہیں دکھائی جاسکتی، وفا کا تعلق نہیں ظاہر کیا جاسکتا) فرمایا ’’لیکن ہمارے سیدو مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وفاداری ایک ایسا امر ہے کہ اس کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 12) بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خطبہ جمعہ 11 دسمبر 2015ء)

یقیناً یقیناً یہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم و تربیت کا ہی ثمرہ تھا کہ چند سالوں میں ایسے جانثار پیدا ہوئے جنہوں نے آگے پھر اپنی اس تربیت سے لاکھوں کروڑوں مسلمان بنائے اور ایسے بنائے کہ جو جتنا بھی مذہب اسلام سے آج کل دور چلا جائے وہ ایک نام محمد ﷺ پر اتنا جذباتی ہے کہ وہ بعض اوقات اس نام کی ناموس کی خاطر غلط ردّ عمل دکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جسے پوری دنیا اور خاص کر مغربی دنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ محمد ﷺ کے بارے میں مسلمانوں میں ایک ایسی وابستگی ہے جو 1500 سالوں میں غلط وابستگی (نام کی وابستگی یا انتہا پسندی) میں بدل گئی ہے اور اس پر جہالت کے پردے پڑ گئے ہیں (جس کو تبدیل کرنے مسیح محمدیؑ آیا ہے) مگر وابستگی ختم نہیں ہوئی اور اسی چیز کا فائدہ اٹھا کر جب مغربی دنیا کے لوگ آزادی اظہار کے نام پر آنحضرت ﷺ کے خاکے چھاپتے ہیں تو بہت شدید ردّ عمل سامنے آتا ہے، پھر اس ردّ عمل سے ان ملکوں میں ایک اور ردّ عمل پیدا ہوتا ہے مسلمانوں کے خلاف اور نفرت کا یہ پہیّہ ایسے ہی گھومتا رہتا ہے۔

سکینڈے نیوین ممالک میں مذہب کی وقعت واہمیت

2009ء میں شائع ہونے والے Gallup poll کے مطابق سویڈن 82٪، ڈنمارک 80٪، ناروے 78٪ اور فن لینڈ میں 70٪ سے زیادہ لوگ مذہب کو صفر اہمیت دیتے ہیں اور ان کے نزدیک ان کی زندگی میں مذہب کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جبکہ اسی ریسرچ میں مسلمان ممالک میں مذہب کی اہمیت بہت ہے سب سے کم بوسنیا میں ہے جو کہ 77٪ ہے ورنہ اکثر مسلمان ممالک میں مذہب کی اہمیت 90٪-100٪ ہے۔ یہ اعداد و شمار موجودہ دور میں اس سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہوئے ہیں اور یہ اعداد و شمار دکھا رہے ہیں کہ وہ ممالک جن میں مذہب کی اہمیت ہی کوئی نہیں ہے نہ اپنے مذہب کی نہ ہی کسی اور کے مذہب کی تو پھر تو ان سے ایسی ہی حرکتیں سرزرد ہوں گی جو دوسروں کی دل آزاری کا باعث بنیں گی کیونکہ خود تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو ان جذبات سے ہی الگ کر لیا اور اپنی دنیا میں یہ سمجھ لیا کہ باقی ساری دنیا بھی ان ہی کی طرح سوچے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

اسلام پر حملوں کی چند مثالیں

ڈنمارک: اخبار Jyllands-Posten نے 30 ستمبر 2005ء میں ادارتی خاکے شائع کئے جس میں آنحضرت ﷺ کی ذات کو دکھایا گیا اور کہا کہ یہ خاکے اسلام پر تنقید اور سیلف سینسرشپ کے بارے میں بحث میں حصہ لینے کی کوشش ہے۔ انکی اشاعت کے بعد لمبا سلسلہ مظاہروں اور فسادات کا شروع ہو گیا اس مسئلے کے نتیجے میں کچھ مسلم ممالک میں پر تشدد مظاہرے اور توڑ پھوڑ بھی ہوئی جس کے بعد ایک بار پھر ان ممالک کو مسلمانوں کے غلط ردّ عمل کو اور تشدد کو اسلام سے جوڑنے کا بہانہ ہاتھ آگیا۔ اور اس کے بعد پوری دنیا میں ان خاکوں کو شائع کرنے کے حوالے سے ایک ایسی کوشش کا آغاز ہوا جو کبھی فرانس کے چارلی ہیبڈو میں اشاعت پر منتج ہوا تو کبھی فسادات پر۔ 2017ء میں ڈنمارک میں ایک شخص نے قرآن جلایا اسی طرح اپریل 2019ء میں، ڈنمارک کی اسلامو فوبک ہارڈ لائن پارٹی کے رہنما، راسمس پلوڈن نے جان بوجھ کر توہین کے طور پر، ایک بڑی تعداد میں مسلمان آبادی والے علاقے میں قرآن مجید جلایا۔

سویڈن: میں ستمبر 2020ء میں ڈنمارک کے دائیں بازو کے گروپ کے ممبروں نے قرآن شریف کی ایک کاپی کو جنوبی شہر مالمو میں جلا دیا، لیکن یہ واحد واقعہ نہیں تھا بلکہ کچھ ہی دنوں قبل بھی ایک گروہ نے قرآن شریف ایک اسلام مخالف ریلی میں جلایا تھا۔ ان واقعات کے بعد مظاہرے اور توڑ پھوڑ شروع ہو گئی۔

فن لینڈ: میں یوروپی انتخابات کے وقت، ایک انتہائی دائیں بازو کی جماعت کے رہنما نے عوامی طور پر قرآن کے ایک نسخہ کو ختم کر کے اسلامو فوبک ووٹ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ ایک ترک کاروباری شخص کے مطابق ’’میں نے پولیس افسران سے کہا کہ وہ نفرت انگیز جرم کر رہا ہے اور انہیں اسے روکنا چاہئے۔ افسران نے کچھ نہیں کیا۔‘‘

ناروے: اسی طرح کا قرآن شریف جلانے کا واقعہ 2019ء میں ناروے میں بھی ہوا۔

آخر سکینڈے نیوین ممالک اسلام حملوں میں پیش پیش کیوں؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں؟ آخر یہ سکینڈے نیوین ممالک ہی کیوں ان کاموں میں متحرک ہیں اور وہ ممالک جو ہر طرح کی آزادی کے علم بردار ہیں اور ترقی اور فلاح کے نمونہ سمجھے جاتے ہیں آخر وہ ہی کیوں؟ اس کا جواب جاننے کے لئے ان ممالک کی تاریخ جاننا بہت ضروری ہے۔ ان ممالک میں بہت بعد میں عیسائیت آئی اور بارہویں صدی عیسوی کی ابتداء تک ان ممالک کے مذاہب paganism اور shamanism تھے یعنی مختلف مظاہر کو خدا مانتے تھے اور ارواح کے ساتھ تعلق مانتے تھے اور ہدایات لینے کے دعویدار تھے۔ بلکہ یہاں کے اصل نیٹو Native لوگ جو Sami کہلاتے ہیں وہ تو اٹھارہویں صدی تک اپنے پرانے مذاہب پر قائم رہے۔ نیز عیسائیت سے ابتدائی تعارف کے وقت ان ممالک میں اکثریت کا ذریعہ معاش چوری اور ڈاکہ زنی تھی اور یہ بحری ڈاکہ زنی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ یہ لوگ vikings کہلاتے تھے، وہی vikings اور ان کا کلچر جس پر یہ ممالک

اب فخر کرتے ہیں اور اس کو اپنی قومی پہچان کے طور پر بیان کرتے ہیں۔

https://www.worldhistory.org/Vikings

عیسائیت کیسے پھیلی؟

عیسائی اسکینڈے نیویا یا نارڈک ممالک میں تقریباً 12 ویں صدی کے درمیان وارد ہوئے۔ ڈنمارک، ناروے اور سویڈن میں بالترتیب 1104، 1154 اور 1164 میں پوپ کے ذمہ داران نے اپنے آرک ڈیوائسس قائم کیے۔ سب سے پہلا رابطہ وائکنگ کا رومن عیسائیوں سے تب ہوا جب وہ ان کو غلام بنا کر مختلف ممالک جہاں وہ لوٹنے گئے تھے وہاں سے لائے تھے۔ بہر حال اسکینڈینیویا کے لوگوں کے مسیحی مذہب میں تبدیلی کے لئے مزید وقت درکار تھا کیونکہ چوروں لٹیروں نے عیسائیت کسی تبلیغ یا کردار کے اثر سے قبول نہیں کی تھی بلکہ مختلف ممالک جرمنی وغیرہ جہاں رومن عیسائیت کا اثر تھا سے ملکی روابط کے لئے عیسائی ہوئے تھے۔

Denmark

ڈنمارک میں عیسائیت کا پھیلاؤ وقفے وقفے سے ہوا۔ جب نویں صدی سے 1060ء کی دہائی تک وائکنگ چھاپوں میں حصہ لیا تو Danes کا مقابلہ عیسائیوں سے ہوا۔ Danes اب بھی اس لحاظ سے قبائلی تھے کہ مقامی سردار کا تعین اپنے قبیلہ کے Christians اور عیسائی رشتہ داروں کے ساتھ رویوں پر ہوتا تھا۔ جیسا کہ ذکر ہوا وائکنگ کے حملوں سے عیسائی غلام یا عیسائی عورتوں سے شادیوں کی صورت میں پہلی بار ڈنمارک میں عیسائیت کا تعارف ہوا، عیسائیت اختیار کرنے والا پہلا ڈینش بادشاہ Harald Klak تھا، جس نے جلاوطنی کے دوران بپتسمہ لیا تا کہ Louis the Pious (کنگ آف فرانک) کی حمایت حاصل کر سکے۔

Norway

ناروے میں عیسائیت پھیلانے کی پہلی کوشش Haakon the Good نے دسویں صدی میں کی تھیں، جن کی پرورش انگلینڈ میں ہوئی تھی۔ اس کی کاوشیں غیر مقبول تھیں اور انہیں بہت کم کامیابی ملی۔ اس کے بعد Harald Greyhide جو کہ ایک عیسائی تھا، Pagans کے مندروں کو تباہ کرنے کے لئے جانا جاتا ہے حالانکہ مشہور ہے کہ تباہی پھیلانے کے باوجود اس نے عیسائیت کو مقبول بنانے کی کوششیں نہیں کیں۔

995ء میں Olaf Tryggvason کے بادشاہ بننے کے بعد اس کی Pagans کے ساتھ کافی لڑائیاں ہوئیں مگر اتنی کامیابی نہیں ہوئی، اس کے بعد Olaf جب بادشاہ بنا تو اس نے اپنی اولین ترجیح یہ رکھی کہ وہ اپنے اختیار کی ہر چیز اور طاقت استعمال کر کے ملک کو عیسائیت میں تبدیل کرے۔ اُس نے مندروں کو تباہ Pagans مزاحمت کاروں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور انہیں جان سے مار ڈالا۔ اور وہ ناروے کے ہر حصے کو کم از کم برائے نام عیسائی بنانے میں کامیاب ہو گیا۔

Sweden

سویڈن کو عیسائی بنانے کی پہلی کوشش 830ء میں اور پھر اگلی صدی میں آرک بشپ آف ہیم برگ کرتا رہا تاہم یہ ناکام کوششیں رہیں۔ اس کے بعد رومن عیسائیوں کی طرف سے کوششیں جاری رہیں یہاں تک کہ پوپ نے بارہویں صدی کے شروع میں Archdiocese کے قیام کی ہدایات دے دیں۔ اگرچہ سویڈن کو 12 ویں صدی تک سرکاری طور پر زور زبردستی کر کے اور لڑائیوں کے ذریعے عیسائی بنا لیا گیا تھا، لیکن ناروے کے بادشاہ Sigurd نے 12 ویں صدی کے اوائل میں سویڈش بادشاہی کے جنوب مشرقی حصے Småland کے خلاف صلیبی جنگ کی اور باضابطہ طور پر زبردستی مقامی لوگوں کو عیسائیت میں تبدیل کر دیا۔

Finland

فن لینڈ کی صلیبی جنگیں

First Swedish Crusades of Finland

1150ء کی دہائی میں سویڈش کنگ Eric IX اور اپسالا کے انگریزی بشپ Henry (کچھ کے نزدیک یہ جرمن مشنری Heinrich تھا) کے ذریعہ جنوب مغربی فن لینڈ میں خاص فوجی مہم کی جو کہ تاریخ میں پہلی سویڈش صلیبی جنگ کہلاتی ہے۔ اس صلیبی جنگ کو روایتی طور پر اور تاریخی طور پر کیتھولک چرچ اور سویڈن کے Pagan Finns کو عیسائیت میں تبدیل کرنے کی پہلی کوشش کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ تاہم فن لینڈ کے جنوب مغربی حصے کی عیسائیت سازی کا آغاز 10 ویں صدی میں ہو چکا تھا، اور 12 ویں صدی میں، یہ علاقہ شاید پوری طرح سے عیسائی ہو چکا تھا۔ بعض روایات کے مطابق صلیبی جنگ کے بعد بشپ ہنری کو ایک فن Lalli نے Köyliönjärvi میں ہلاک کر دیا تھا۔ موت کے بعد میں ہنری کی حیثیت فن لینڈ میں کیتھولک چرچ کی مرکزی شخصیت کی بن گئی۔

Second Swedish Crusade

دوسری سویڈش صلیبی جنگ فن کے علاقوں جہاں Tavastians تھے کے خلاف ایک بھرپور فوجی مہم تھی، جس کی قیادت سویڈش کمانڈر Birger Jarl نے 13 ویں صدی میں کی۔ صلیبی جنگ کے بعد فن لینڈ تدریجاً آہستہ آہستہ کیتھولک چرچ اور سویڈش ریاست کے زیر اقتدار آنے لگا اور اس کے بعد فن لینڈ میں سویڈن کی حکومت کا 500 سالہ دور حکومت شروع ہوا جس میں حکومت نے ہر ظلم کا حربہ استعمال کر کے یہاں کے لوگوں کے آبائی مذہب کو زبردستی تبدیل کیا۔ یہاں تک کہ ان کو ان کے خداؤں کے نام لینے پر سزائیں دی جاتی رہیں اور قتل کیا جاتا رہا کئی خداؤں کے نام برائی کے استعاروں سے بدل دیے تا کہ نفسیاتی طور پر جبری مذہب کا غلبہ ہو۔

مختصراً یہ کہ کچھ تبدیلی مذہب کا مقصد سیاسی اور مادی فائدہ کے لئے ہوا ہے، جبکہ کچھ روحانی وجوہات کی بناء پر تھے۔ بعض اوقات لوگوں اور عیسائیوں سے لمبے عرصہ تک میل ملاپ کے نتیجے میں (جیسا کہ ڈنمارک کے لوگ جرمنی یا برطانیہ کے علاقوں میں جا کر آباد ہوئے اور لمبا عرصہ وہاں رہنے کے بعد واپس آنا جانا شروع ہوئے) کچھ اپنے ملکوں اور علاقوں کی آزادی بچانے کی خاطر اور اکثر لڑائیوں اور زور زبردستی کر کے یہ تبدیلی مذہب ہوئی۔

https://www.encyclopedia.com/humanities/culture-magazines/religion-scandinavia-and-eastern-europe

https://en.wikipedia.org/wiki/Christianization_of_Scandinavia

https://www.britannica.com/place/Finland/Earliest-peoples

شمالی یورپ اور سکینڈے نیویا میں پروٹسٹینٹ ازم کا پھیلاؤ

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ وہ تعلیم جو اوپر بیان کی گئی وجوہات کی بناء پر رائج ہوئیں تھیں بہت جلد اپنا اثر کھو بیٹھی بلکہ کہنا چاہیے کہ ان اقوام نے کبھی بھی اس تعلیم کو جو ان پر مسلط کی گئی تھی یا ہو گئی تھی کو کھلے دل سے نہیں اپنایا اور کچھ گنتی کی صدیوں بعد یعنی دو تین سو سال بعد جب پروٹسٹنٹ فرقہ پھیلا جس نے عیسائیت میں اصلاح کا دعویٰ کیا تو سکینڈے نیوین اقوام نے فوراً اس کو قبول کرنا شروع کیا اور ایک طرح سے اس حقیقت پر مہر ثبت کر دی کہ زبردستی اور جبری مذہب کی تبدیلی لمبا عرصہ نہیں چل سکتی نہ ہی وہ کوئی روحانی اصلاحی انقلاب لا سکتی ہے۔ بہر حال لوتھر کی تعلیمات نہ صرف جرمنی میں، بلکہ پورے اسکینڈینیویا میں، پروٹسٹنٹ عیسائیت کی غالب شکل بن گئیں۔ بعد کے قرون وسطی میں، ان دونوں خطوں کے مابین ثقافتی تعلقات، جو تجارت اور زبان میں ایک جیسے ملتے جلتے تھے، مضبوط تھے۔ اسکینڈینیویا بہت کم آباد تھا اور اس کی صرف چند یونیورسٹیاں تھیں۔ اسکینڈینیویا کے بہت سے اسکالر باقاعدگی سے جرمن یونیورسٹیوں میں داخلہ لیتے ہیں اور یوں سولہویں صدی کے اوائل میں اصلاح کی تعلیمات سے واقف ہو گئے۔ جب وہ اپنے آبائی علاقوں میں واپس آئے تو، وہ اپنے ساتھ لوتھر کے نظریات کا علم لے کر آئے اور سویڈن اور ڈنمارک کے بادشاہوں کو انجیلی بشارت کی اصلاحات اپنانے کی ترغیب دی۔ 1527ء میں، سویڈش کی پارلیمنٹ نے روم کے ساتھ اپنے تعلقات کو توڑنے کے لئے ووٹ دیا، اور دو سال بعد منعقد ہونے والی ایک کونسل نے سویڈن کے چرچ میں اصلاح کی راہ تیار کی۔ ڈنمارک بھی اسی طرح کا تھا، حالانکہ لوتھر ازم کو اپنانے کا عمل تھوڑی دیر بعد ہوا۔ لوگوں نے جو اس مذہبی بوجھ کو جو ان پر لادا دیا گیا تھا ہمیشہ سے اتارنا چاہتے تھے اس لیئے جب لوتھرن عیسائیت نے ان کو آزادی کی راہ دکھائی تو کسی تعلیم سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ ایک راہ فرار اختیار کرنے کے لیئے لوگ جلد لوتھرن ازم کی طرف مائل ہو گئے۔

https://www.encyclopedia.com/humanities/culture-magazines/spread-protestantism-northern-europe

جبری تعلیم اور جبری تبدیلی مذہب کا نتیجہ

موجودہ حالت ان اقوام کی اس بات کو اور تقویت دیتی ہے کیونکہ اس کے چند ہی صدیوں بعد اب حالت یہ ہے کہ اکثریت کے نزدیک مذہب کی کوئی وقعت اور اہمیت ہی نہیں۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ یہ اقوام مذہبی زور زبردستی اور تجربوں کا شکار رہی ہے اور خود مذہبی انتہا پسندی کا نتیجہ ہیں اور ثبوت ہیں کہ یہ جارحیت اور انتہا پسندی کامیاب نہیں ہوئی اور اپنے مذہب (عیسائیت) اور مذہبی مقدس ہستیوں کا مذاق اڑانا اور برے القاب سے یاد کرنا ان کے قومی مزاج میں داخل ہو چکا ہے دوسری طرف وہ کیسے یہ الزام اسلام اور مسلمانوں پر لگا سکتے ہیں کہ وہ زور زبردستی سے پھیلا؟ اگر ایسا ہوتا تو کیا ان کا نتیجہ بھی ان اقوام کی طرح نہ ہوتا اور وہ تو کب کے دہریہ ہو چکے ہوتے مگر اصولی طور پر ایسا نہیں ہے اور مسلمان جتنے بھی اخلاقی طور پر پست ہوں حضرت محمد ﷺ بانی اسلام کے نام سے ایسی عقیدت رکھتے ہیں اور 1500 سالوں سے عقیدت رکھتے چلے آرہے ہیں کہ اگر ان کی شان میں کوئی گستاخی کرتا ہے تو شدید ردعمل ہوتا ہے۔ یہ ممالک شاید اپنی خونی تاریخ کا بدلہ اسلام سے لینا چاہتے ہیں یا شاید یہ اقوام مذہب یعنی عیسائیت کے ظلم وستم اور زبردستی آزادی مذہب کے چھن جانے سے مذہب سے اتنے دور جا پڑے ہیں کہ مذہبی جذبات کو سمجھنے کی صلاحیت بھی کھو بیٹھے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد

’’اس سے پہلے اب تک ہماری جو بھی تبلیغی پالیسی رہی ہے اس کی رو سے عموماً جماعتیں دلائل کے ذریعہ تبلیغ کرتی تھیں اور یہی طریق سکینڈے نیوین ممالک کے لئے بھی اب تک اختیار کیا جاتا رہا ہے مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ دور اب دلائل کا دور نہیں رہا بلکہ اس سے بڑھ کر خدا نمائی کا دور ہے۔‘‘

’’دلائل کے لحاظ سے ان قوموں سے بات کی جاتی ہے جو اپنے، مذہب کو اچھی طرح سمجھتے ہوں اور دلائل کی رو سے اپنے مذہب پر قائم ہوں۔ ایک پُرانا طبقہ ہے جن کو ابھی نئے زمانے کی ہوائیں نہیں لگیں وہ عیسائیت پر اس وجہ سے قائم ہیں کہ انہوں نے اپنی وراثت میں عیسائیت کو پایا، ان کی کوشش اور ان کی عقلوں کا عیسائیت کے ساتھ چمٹے رہنے سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ایسے طبقے کو جب آپ دلائل کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو بالعموم یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ وہ لوگ دلائل کی بناء پر عیسائیت کے ساتھ نہیں چمٹے ہوئے اس لیئے دلائل کی رو سے ان کو الگ بھی نہیں کیا جا سکتا۔‘‘

’’وہ لوگ جو اس وقت بھاری اکثریت میں ہیں یعنی یورپ کا نوجوان طبقہ خصوصیت کے ساتھ سکینڈے نیویا میں نوجوان ہی نہیں بلکہ بڑی عمر کے بھی بہت سے ایسے ہیں جو عیسائیت کے قائل ہی نہیں۔ کسی مذہب کے بھی قائل نہیں۔‘‘

مذہب سے عدم دلچسپی کا علاج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں ’’سارے سکینڈے نیویا کی مذہب سے عدم دلچسپی کا ایک ہی علاج ہے کہ یہاں آئے ہوئے احمدی باخدا انسان بن جائیں اور پھر خدا نما انسان بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، مورخہ 22/ستمبر 1989ء، بمقام ناروے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اتمام حجت کے لیئے ایک ہدایت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پھر یہ بھی ایک تجویز ہے آئندہ کے لیئے، یہ بھی جماعت کو پلان کرنا چاہیئے کہ نوجوان جرنلزم (Journalism) میں زیادہ سے زیادہ جانے کی کوشش کریں جن کو اس طرف زیادہ دلچسپی ہو تا کہ اخباروں کے اندر بھی ان جگہوں پر بھی، اس لوگوں کے ساتھ ہمارا نفوذ رہے۔ کیونکہ یہ حرکتیں وقتاً فوقتاً اُٹھتی رہتی ہیں۔ اگر میڈیا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وسیع تعلق قائم ہو گا تو ان چیزوں کو روکا جا سکتا ہے، ان بیہودہ حرکات کو روکا جا سکتا ہے۔ اگر پھر بھی اس کے بعد کوئی ڈھٹائی دکھاتا ہے تو پھر ایسے لوگ اس زمرے میں آتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 10فروری 2006ء)

اللہ کرے ہم سب خاص طور پر ان سکینڈے نیوین ممالک کے احمدی باخدا انسان بن جائیں اور پھر خدا نما انسان بن جائیں تا کہ جلد ہم ان ممالک میں اصل اسلام لانے والے ہوں اور اللہ کرے زیادہ سے زیادہ نوجوان جرنلزم میں آئیں تا کہ میڈیا میں رسائی کے ذریعے اصل اسلام کا چہرہ ان کو دکھاتے رہیں تا کہ یہ دنیا اور آخرت میں لعنت کا مورد بننے سے بچ جائیں۔ آمین

ترجمہ و تلخیص: مُدثر ظفر

البٹروس Albatross

دنیا کا سب سے بڑا پرندہ

دلچسپ اور حیرت انگیز خوبیوں کے مالک اس پرندے کو دنیا کا سب سے بڑا پرندہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس کی کم و بیش اکیس 21 مختلف اقسام ہیں۔

یہ بنا تھکے اور زمین پر اترے بغیر دس ہزار کلو میٹر تک کا طویل سفر طے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ایک ماہ کی مختصر ترین مدت میں پوری دنیا کا چکر لگا سکتے ہیں۔ ایک البٹروس اپنی پوری زندگی میں پچاسی لاکھ کلو میٹر تک کا سفر طے کر لیتا ہے۔ اس کا شمار دنیا میں پائے جانے والے سب سے بڑے پرندے میں ہوتا ہے۔ ان کے پروں کی لمبائی تین اعشاریہ سات میٹر ہوتی ہے جن کی مدد سے انہیں اڑنے میں آسانی رہتی ہے۔ اس کے پر دنیا میں پائے جانے والے کسی بھی دوسرے پرندے سے زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ اس کا جسم ایک میڑ لمبا ہوتا ہے اور اس کا وزن 22 بائیس پاؤنڈ تک ہوتا ہے۔ یہ پرندہ اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ ایک ہی بار میں پورے سمندر کا چکر لگا سکتا ہے۔

ان کے بڑے پر اس طرح سے تخلیق کیے گئے ہیں کہ یہ زیادہ تر اڑنے کی بجائے سمندر کے اوپر ہوا میں گلائیڈ کرتے ہیں۔ اس طرح توانائی بہت کم خرچ ہوتی ہے اور ایک لمبے عرصے کے لیے مسلسل اڑتے رہنے سے نہ تو یہ تھکتے ہیں نہ انہیں زمین پر اترنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان پرندوں پر تحقیق کرنے والے ابھی تک اس کھوج میں مصروف ہیں کہ کس طرح یہ پرندہ بنا پروں کو پھڑ پھڑائے کئی کئی سو کلو میٹر کا فاصلہ کیسے طے کر لیتا ہے؟ دنیا میں موجود کسی اور پرندے میں اڑنے کی یہ صلاحیت موجود نہیں ہے۔

ان کی نظر بہت تیز ہوتی ہے جس کی بدولت کافی فاصلہ سے یہ اپنے شکار کو دیکھ لیتے ہیں۔ ان کی شاندار قوت شامہ بھی شکار کو تلاش کرنے میں ان کی مدد کرتی ہے۔

یہ طویل عمر پاتے ہیں اور اپنی عمر کا زیادہ وقت سمندر کے اوپر اڑتے ہوئے گزار دیتے ہیں اور صرف انڈے دینے کے وقت ہی زمین پر اترتے ہیں۔ ان کی اوسط عمر چالیس سے پچاس سال کے درمیان ہوتی ہے۔ جبکہ بعض پرندے ستر سال تک کی طویل عمر کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔

یہ ہزاروں کی تعداد میں جزیروں پر اتر کر بڑی بڑی کالونیاں بنا کر رہتے ہیں اور انڈے دیتے ہیں۔ اڑنے کے قابل ہوتے ہی خشکی چھوڑ کر سمندر پر نکل جاتے ہیں اور دوبارہ زمین کی طرف سات سال بعد لوٹتے ہیں جب یہ بالغ ہو جاتے ہیں۔ چھ سے سات سال کی عمر میں یہ اپنے جیون

ساتھی کا انتخاب کرتے ہیں اور تا دم مرگ اسی کے ساتھ رہتے ہیں۔ مادہ صرف ایک انڈہ دیتی ہے۔ انڈے سے بچہ نکلنے کے بعد والدین بچے کو صاف کرتے ہیں اس کی حفاظت کرتے ہیں اور تب تک اس کی دیکھ بھال اور پرورش ہیں جب تک وہ اڑنے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ انہیں شارک اور انسانوں کے علاوہ کسی سے کچھ خاص خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ عمر کا زیادہ تر حصہ سمندر کے اوپر اڑتے ہوئے ہی گزارتے ہیں۔ شارک اسی مخصوص موسم میں اس علاقہ کا رخ کرتی ہیں جہاں البٹروس نے انڈے دیے ہوتے ہیں۔ انڈوں سے نکلنے والے بچے جو اڑنا سیکھ رہے ہوتے ہیں ان شارکس کا نوالہ بنتے ہیں۔

حکیم لقمان احمد سلطان

امراض ٹھیک کیوں نہیں ہوتے؟

ہمارے امراض ٹھیک کیوں نہیں ہوتے ؟

یہ سوال ہم میں سے اکثر کے ذہان میں پیدا ہوتا ہے جب ہم اپنی بیماریوں کا علاج مختلف جگہوں سے کروا کروا کر تھک جاتے ہیں، لیکن درد بڑھتا ہی گیا جُوں جُوں دوا کی کے مصداق بنتے ہیں۔

ناچیز اس سوال پر ایک عرصے سے غور کر رہا تھا چنانچہ اس سلسلے میں آخری زمانے کے روحانی و جسمانی طبیب و مسیحا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے فیض حاصل کر کے کچھ تحریر کیا ہے جو دوستوں سے شیئر کر رہا ہوں۔

امراض چاہے روحانی ہوں یا جسمانی انکے علاج اور ان سے شفاء کیلئے ہم محتاج ہیں مسیح پاک علیہ السلام کے، جنہیں اللہ نے آخری زمانے میں مسیحابناکر بھیجا۔

سردار رشید قیصرانی صاحب نے کیا خوب کہا ہے :

؎ تمہاری نبضیں ہمارے دم سے
جواز ڈھونڈیں گی زندگی کا
کہ لکھنے والے نے لکھ دیا ہے
مریض تم ہو طبیب ہم ہیں

امراض ٹھیک کیوں نہیں ہوتے ؟

اس کی بنیادی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مرض کی صحیح طرح تشخیص نہیں ہوتی، اور اگر ٹھیک تشخیص ہو جائے تو بسا اوقات طبیب کو اس مرض کے مطابق دوائی نہیں ملتی اور اگر دوائی اور علاج کی صورت نکل ہی آئے تو ہم ڈاکٹر یا طبیب کی ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کرتے، نہ ہی ہم پرہیز کرتے ہیں، یعنی ایسی چیز یا ایسے عمل سے اجتناب نہیں کرتے جو ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اور نہ ہی ہم پوری پابندی سے دوائی استعمال کرتے ہیں،

اور اگر مندرجہ بالا باتوں کے باوجود ہم مرض سے چھٹکارا نہیں پاتے تو پھر اللہ تعالیٰ سے ہی علاج کروانا چاہیئے، اور عرض کریں کہ یااللہ تُو ہی میرا اصل طبیب ہے کیونکہ تونے ہی مجھے پیدا کیا ہے، تو بہتر جانتا ہے کہ مجھ میں کیا نقص اور خرابی ہے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے ٹھیک کر دے۔ آمین۔

طاعون اور ہیضہ وغیرہ وباؤں کے ذکر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’بد قسمت ہے وہ انسان کہ ان بلاؤں سے بچنے کے واسطے سائنس، طبعی یا ڈاکٹروں وغیرہ کی طرف توجہ کر کے سامان تلاش کرتا ہے اور خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ان آفات سے پناہ دے سکتا ہو؟ اصل میں یہ لوگ جو فلسفی طبع یا سائنس کے دلدادہ ہیں ایسی مشکلات کے وقت ایک قسم کی تسلی اور اطمینان پانے کے واسطے بعض دلائل تلاش کر لیتے ہیں اور اس طرح ان وباؤں کے اصل بواعث اور اغراض سے محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے پھر بھی غافل ہی رہتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ڈاکٹروں سے میں چاہتا ہوں کہ ایسے معاملات میں اپنے ہی علم کو کافی نہ سمجھیں بلکہ خدا کا خانہ بھی خالی رکھیں اور قطعی فیصلے اور یقینی رائے کا اظہار نہ کر دیا کریں۔ کیونکہ اکثر ایسا تجربہ میں آیا ہے کہ بعض ایسے مریض ہیں جن کے حق میں ڈاکٹروں نے متفقہ طور سے قطعی اور یقینی حکم موت کا لگا دیا ہوتا ہے ان کے واسطے خدا کچھ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بچ جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے لوگوں کی نسبت جو بظاہر اچھے بھلے اور بظاہر ڈاکٹروں کے نزدیک ان کی موت کے کوئی آثار نہیں نظر آتے خدا قبل از وقت ان کی موت کی نسبت کسی مومن کو اطلاع دیتا ہے۔ اب اگرچہ ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا خاتمہ نہیں مگر خدا کے نزدیک اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آجاتا ہے۔

علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ مؤحد اور خدا پرست قوم تھی، انہوں نے اسی واسطے سے اپنے نسخوں پر ہو الشافی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے آذق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر صرف اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر جتنا بڑا دعویٰ کرے گا اتنی ہی بڑی شکست کھائے گا۔ مسلمانوں کو توحید کا فخر ہے۔ توحید سے مراد صرف زبانی توحید کا اقرار نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ عملی رنگ میں حقیقتاً اپنے کاروبار میں اس امر کا ثبوت دے دو کہ واقعی تم مؤحد ہو اور توحید ہی تمہارا شیوہ ہے۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہر ایک امر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس واسطے خوشی کے وقت الحمدللہ اور غمی اور ماتم کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ کہہ کر ثابت کرتا ہے کہ واقع میں اس کا ہر کام میں مرجع صرف خدا ہی ہے، جو لوگ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر زندگی کا کوئی حظ اٹھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان کی زندگی بہت ہی تلخ ہے کیونکہ حقیقی تسلی اور اطمینان بجز خدا میں محو ہونے اور خدا کو ہی ہر کام کا مرجع ہونے کے حاصل ہو سکتا ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی تو بہائم کی زندگی ہوتی ہے اور وہ تسلی یافتہ نہیں ہو سکتے۔ حقیقی راحت اور انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو خدا سے الگ نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت دل ہی دل میں دعائیں کرتے رہتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید۔ صفحہ 214،314)

فرمایا:

’’طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہیے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے۔ اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے، کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5، طبع جدید صفحہ 53،54)

نیز فرمایا:

’’بیماریوں میں جہاں قضا مبرم ہوتی ہے وہاں تو کسی کی پیش ہی نہیں جاتی اور جہاں ایسی نہیں وہاں البتہ بہت سی دعاؤں اور توجہ سے اللہ تعالیٰ جواب بھی دے دیتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشابہ مبرم ہوتی ہے اس کے ٹلا دینے پر بھی خدا تعالیٰ قادر ہے۔ یہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ تحقیقات بھی کام نہیں دیتیں اور ڈاکٹر بھی لاعلاج بتا دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ بہتر سامان پیدا ہو جاویں اور حالت دن بدن اچھی ہوتی جاوے ورنہ بصورت دیگر حالت مریض کی دن بدن ردی ہوتی جاتی ہے اور سامان بھی کچھ ایسے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اکثر ایسے مریض جن کے لئے ڈاکٹر بھی فتویٰ دے چکتے ہیں اور کوئی سامان ظاہری زندگی کے نظر نہیں آتے۔ ان کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ رنگ میں شفا اور زندگی عطا کرتا ہے گویا کہ مردہ زندہ ہونے والی بات ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 طبع جدید صفحہ 538)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: عبد الہادی قریشی۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن سیرالیون

جامعة المبشرین سیرالیون کی سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعة المبشرین سیرالیون کو مؤرخہ 27/ جون 2021ء کو اپنی سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز دن بارہ بجے مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب، امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم و ترجمہ سے ہوا جس کی سعادت عزیزم عثمان سیسے کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد عزیزم محمد ییرو کمارا، عزیزم بشیر الدین اور عزیزم علی بی کانو نے نظم پیش کی۔

مکرم مبارک احمد گھمن صاحب نے جامعة المبشرین کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد خاکسار عبدالہادی قریشی نگران مجلسِ علمی نے علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا اور مکرم امیر صاحب نے ان طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اس سال ہونے والے انفرادی مقابلہ جات میں تلاوتِ قرآنِ کریم، اذان، فی البدیہہ مضمون نویسی، قصیدہ خوانی، فی البدیہہ تقریر، حفظِ قرآن، حفظِ قصیدہ، مضمون نویسی، کسوٹی اور لطیفہ گوئی کے مقابلہ جات ہوئے۔ گروپس مقابلہ جات میں پیغام رسانی، دینی معلومات، قصیدہ کورس، معلوماتِ عامہ، حدیث کوئز، خلافت کوئز، سیرة المہدی کوئز اور قرآن کوئز کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ عزیزم حسن نوحا اس سال مجلسِ علمی کے مقابلہ جات میں بہترین طالبِ علم اور محمود گروپ بہترین گروپ قرار پایا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَھُمْ۔

اس کے بعد مکرم مولائی فورنا صاحب نگران مجلسِ العاب نے کھیلوں کے مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا اور مکرم عقیل احمد صاحب ریجنل مبلغ بو ریجن نے ان میں انعامات تقسیم کئے۔ اس سال انفرادی مقابلہ جات میں سو میٹر دوڑ، پانچ سو میٹر دوڑ، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، کراس کنٹری ریس، پیدل چلنے کا مقابلہ، نشانہ غلیل، تھالی پھینکنا، گولہ پھینکنا، ثابت قدمی، پندرہ سو میٹر دوڑ، تین ٹانگ دوڑ، کلائی پکڑنا، پنجہ آزمائی، میوزیکل چیئر اور روک دوڑ شامل تھے، اجتماعی مقابلہ جات میں، فٹ بال، والی بال، باڑی، رسہ کشی اور ریلے ریس کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ عزیزم الحسین کانو بہترین کھلاڑی اور بسالت گروپ بہترین گروپ قرار پایا۔ اساتذہ اور طلباء کے مابین ہونے والے میچ میں طلباء کامیاب رہے۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَھُمْ۔

مکرم ادریس احمد صاحب نگران شعبہ امتحانات نے امتحانات میں پوزیشن لینے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا اور مکرم امیر صاحب نے ان میں انعامات تقسیم فرمائے۔ سال اول میں عزیزم علی بلا، سال دوم میں عزیزم جبریلا اے کمارا، سال سوم میں عزیزم علی بی کانو اور سال چہارم میں عزیزم حسن نوحا نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس سال کل چھ طلباء فارغ التحصیل ہو کر میدانِ عمل میں جارہے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے طلباء میں اسناد تقسیم فرمائیں اور انہیں قرآنِ کریم باترجمہ کے تحفے سے نوازا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے فرائض کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں طلباء کو شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور انہیں بتایا کہ ایک وقفِ زندگی ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار رہتا ہے اور اپنے فرائض بغیر کسی کوتاہی کے ادا کرتا چلا جاتا ہے۔

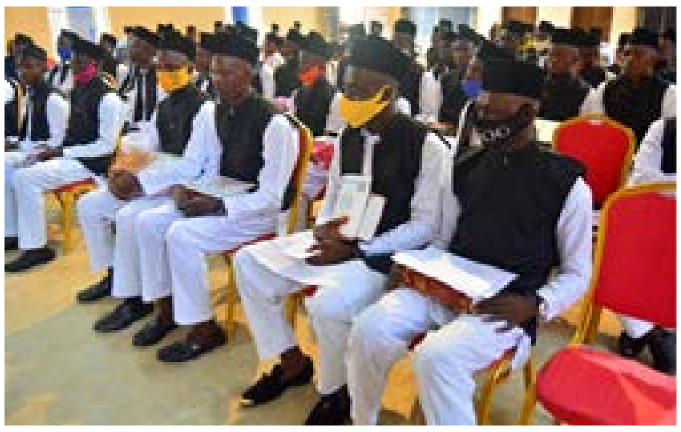

عزیزم اورونا ایس کانو نے طلباء کی طرف سے مکرم امیر صاحب اور جامعہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حضرت اقدس محمد ﷺ چھوٹی چھوٹی پیاری باتوں میں نصائح فرماتے ہیں جو اپنے اندر علم و معرفت کا خزانہ سموئے ہوئے ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جو آداب ہمیں سکھائے ان کی رو سے جب چھوٹا بڑے کو دیکھے تو پہلے سلام کرے۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ یعنی چلنے والے کو نصیحت فرمائی کہ جس مجلس کے پاس سے گزرو تو انہیں سلام کہہ کر گزرو۔

(خالد محمود شرما۔ کینیڈا)

طلوع و غروب آفتاب

		28 جولائی 2021ء
غروب آفتاب	طلوع فجر	
19:06	04:12	مکہ مکرمہ
19:14	04:03	مدینہ منورہ
19:38	03:45	قادیان
19:18	03:25	ربوہ
21:23	03:19	اسلام آباد ٹلفورڈ